مولانا قاری فیوض الرحمان صاحب ایم اے

علمائے سرحد کی تصنیفی و علمی خدمات

۱۸۵۷ء تا حال

سوا سو سالہ علمی تاریخ

علمائے سرحد کے بارے میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تصنیف کے میدان میں کوئی کام نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ اس صوبہ میں لکھنے والوں کیلئے وہ سہولتیں نہ تھیں جو بڑے شہروں میں دوسرے اہل علم کو حاصل رہیں اور یہ بھی درست ہے کہ علمائے سرحد نے نہایت اخلاص کے ساتھ تدریس کے میدان میں اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے تصنیف کے میدان میں کوئی کام نہیں کیا۔

اس مقالہ میں میں ان کی ۱۸۵۷ء سے لے کر اب تک کے علماء کی تصنیفی خدمات کا تذکرہ کروں گا۔

حصہ الف میں مرحومین علماء کی تصانیف اور ب میں موجودین کی تصانیف کا تذکرہ ہوگا۔ ان دونوں حصوں کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ علمائے سرحد نے وسائل کی کمی کے باوجود تصنیفی میدان میں بھی اعلیٰ، عمدہ اور قابلِ قدر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔ **مولانا محمد محمود عثمانی ہزاروی ۱۸۷۶ء** آپ "گاندھیاں" تحصیل مانسہرہ، ہزارہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام عبدالسلام تھا۔ تکمیل علوم کے بعد بفیڑی باندھی، پہرج اور چھی گٹی وغیرہ مقامات پر تدریس کرتے رہے۔ آپ کی تصانیف میں سے صرف ایک رسالہ "قواعد فارسی منظوم" معروف بہ نیر لامع جو ۱۲۹۰ھ میں آپ نے لکھا اور مطبع نول کشور لکھنؤ سے ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء کو شائع ہوا تھا۔[1] ۱۸۷۶ء کو آپ کا وصال ہوا اور "گاندھیاں" کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اولاد میں آپ کے تین فرزند مولوی محمد حسین، مولوی عبدالرحمن اور عبدالرؤف تھے۔

---

[1] اب یہ رسالہ آپ کے پوتوں عبدالمنان عثمانی وغیرہ عبدالرؤف پٹرول پمپ ایبٹ آباد کے پاس محفوظ ہے۔